مطالعۂ معاشرہ

گیارھویں جماعت کی درسی کتاب

© NCERT not to be republished

جامعہ ملیہ اسلامیہ

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

Mutalah-e-Muashra (Understanding Society) ISBN 81-7450-751-5
Textbook in Urdu for Class-XI

پہلا اردو ایڈیشن

اپریل 2007 ویشاکھ 1929

دیگر طباعت

مارچ 2014 پھالگن 1935

PD 1H SPA

© **نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ 2007**

جُملہ حقوق محفوظ

- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دو بارہ پیش کرنا، یاد داشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظرثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چٹپی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصوّر ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلی کیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کیمپس
شری اروندو مارگ
نئی دہلی - 110016 **فون** 011-26562708

108,100 فِٹ روڈ ہوسڈے کیرے **ہیلی**
ایکسٹینشن بناشنکری III اسٹیج
بنگلور - 560085 **فون** 080-26725740

نوجیون ٹرسٹ بھون
ڈاک گھر، نوجیون
احمد آباد - 380014 **فون** 079-27541446

سی ڈبلیو سی کیمپس
بمقابل ڈھانکل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی
کولکتہ - 700114 **فون** 033-25530454

سی ڈبلیو سی کامپلیکس
مالی گاؤں
گواہاٹی - 781021 **فون** 0361-2674869

قیمت: ` 40.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ پبلی کیشن ڈویژن	:	اشوک شریواستو
چیف پروڈکشن آفیسر	:	کلیان بنرجی
چیف بزنس منیجر	:	گوتم گانگولی
چیف ایڈیٹر	:	شویتا اُپل
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
اسسٹنٹ پروڈکشن آفیسر	:	راجندر چوہان

سرورق
امیت سریواستو

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ

سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، شری اروندو مارگ نئی دہلی نے ایجوکیشنل اسٹورس S-5، بلندشہر روڈ انڈسٹیریل ایریا، سائٹ-1، غازی آباد، یوپی میں چھپوا کر پبلی کیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ --2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچّوں کی اسکول کی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویۂ نظر، کتابی علم کی اس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حائل ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور درسی کتابیں اسی بنیادی خیال پر عمل آوری کی ایک کوشش ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقۂ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں مذکور ’تعلیم کے طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ بچّوں میں اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کی ہمّت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات سے وابستہ ہوکر، نئی معلومات مرتّب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب مجوّزہ درسی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچّوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچّوں کو بحیثیت شریک کار قبول کریں اور اُن سے اسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا پابند نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے معمولات اور طریقۂ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ نظام الاوقات (Time -Table) میں لچیلاپن اُسی قدر ضروری ہے جتنی کہ سالانہ کیلنڈر کے نفاذ میں سخت محنت کی تا کہ مطلوبہ ایّام کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازۂ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ یہ درسی کتاب، بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ کا ذریعہ بننے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ نصابی بوجھ کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف

© NCERT not to be republished

سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اسے نیا رخ دینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ درسی کتاب سوچنے اور محسوس کرنے کی تربیت، چھوٹے گروپوں میں بحث ومباحثہ کرنے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اوّلیت دیتی ہے۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے تشکیل دی جانے والی ''کمیٹی برائے درسی کتاب'' کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ کونسل سوشل سائنس کے مشاورتی گروپ کے چیئر پرسن پروفیسر ہری واسودیون اور اس کتاب کے خصوصی صلاح کار پروفیسر یوگیندر سنگھ کی ممنون ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصّہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سب ہی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے وسائل، مآخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ ہم وزارت برائے فروغ انسانی وسائل کے شعبہ برائے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیم کی جانب سے پروفیسر مرنال مری اور پروفیسر جی۔ پی۔ دیش پانڈے کی سربراہی میں تشکیل شدہ نگراں کمیٹی (مانیٹرنگ کمیٹی) کے اراکین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت اور تعاون ہمیں دیا۔ ہم اس نصابی کتاب کے اردو ترجمے کی ذمے داری بخوبی انجام دینے کے لیے جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی کے شکر گزار ہیں، خاص طور پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مشیر الحسن اور محترمہ رخشندہ جلیل کے ممنون اور شکر گزار ہیں جنھوں نے مرکز برائے جواہر لعل نہرو اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے آؤٹ ریچ پروگرام کے ذریعے اس عمل میں رابطہ کار کے فرائض بخوبی انجام دیے۔ کونسل اس کتاب کے اردو ترجمے کے لیے محترم مجیب الرحمٰن کی شکر گزار ہے۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ کتاب کو مزید غور وفکر کے بعد اور زیادہ کارآمد اور بامعنی بنایا جاسکے۔

ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

نئی دہلی
نومبر 2006

© NCERT not to be republished

کمیٹی برائے درسی کتاب

چیئر پرسن، کمیٹی برائے درسی کتب سوشل سائنس (اعلیٰ ثانوی سطح)

ہری واسودیون، پروفیسر، شعبۂ تاریخ، کولکاتہ، یونیورسٹی، کولکاتہ

خصوصی صلاح کار

یوگیندر سنگھ، پروفیسر ایمریٹس، سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل سسٹم، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

اراکین

ابھا اوستھی، پروفیسر، (ریٹائرڈ)، شعبۂ سماجیات، لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

امیتا باوسکر، ایسوسی ایٹ پروفیسر، انسٹی ٹیوٹ آف اکانومک گروتھ، دہلی یونیورسٹی، دہلی

انجن گھوش، فیلو، سینٹر فار اسٹڈیز اِن سوشل سائنسز، کولکاتہ

بلکا ڈے، پروگرام ایسوسی ایٹ، یونائیٹڈ نیشنس ڈولپمنٹ پروگرام، نئی دہلی

دیشا نوانی، اسسٹنٹ پروفیسر، گارگی کالج، نئی دہلی

ڈی۔ کے۔ شرما، پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

جیتندر پرساد، ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ سماجیات، ایم۔ڈی۔ یونیورسٹی، روہتک

مدھو نگلا، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ سماجیات، ایم۔ڈی۔ یونیورسٹی، روہتک

مدھو شرن، پروجکٹ ڈائریکٹر، ہینڈ اِن ہینڈ، چنئی

میتری چودھری، پروفیسر، سینٹر فار دی اسٹڈی آف سوشل سسٹم، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

راجیو گپتا، ریڈر، شعبۂ سماجیات، راجستھان یونیورسٹی، جے پور

ساریکا چندراونشی ساجو، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ستیش دیش پانڈے، پروفیسر، شعبۂ سماجیات، دہلی یونیورسٹی، دہلی

وشوا رکشا، شعبۂ سماجیات، جموں یونیورسٹی، جموں

ممبر کوآرڈی نیٹر

منجو بھٹ، پروفیسر، ڈی ای ایس ایس، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

© NCERT not to be republished

اظہار تشکر

نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، کرونا چننا، پروفیسر (ریٹائرڈ) ذاکر حسین سینٹر فار ایجوکیشن اسٹڈیز، جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی؛ اروند چوہان پروفیسر، شعبۂ سماجیات، برکت اللہ یونیورسٹی، بھوپال؛ دیبل سنگھ رائے، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف سوشیولوجی، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، نئی دہلی؛ راجیش مشرا، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف سوشیولوجی لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ؛ ایس۔ایم۔ پٹنائک، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف اینتھروپولوجی، دہلی یونیورسٹی، دہلی؛ سدرشن گپتا، لیکچرر گورنمنٹ ہائر سکنڈری اسکول، پلورا، جموں؛ مندیپ چودھری، پی جی ٹی سوشیولوجی، گروہری کشن پبلک اسکول، نئی دہلی؛ سیما بنرجی، پی جی ٹی سوشیولوجی، لکشمن پبلک اسکول، نئی دہلی؛ ریتا کننا، پی جی ٹی، سوشیولوجی دہلی پبلک اسکول، نئی دہلی کی شکر گزار ہے جنھوں نے اس سلسلے میں اپنی رائے اور مشورے دیے۔

کونسل محترمہ سویتا سنہا، پروفیسر اور ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان سوشل سائنسز اینڈ ہیومینٹیز کی بھی ممنون ہے جنھوں نے اس کام میں اپنا تعاون دیا۔

کونسل پریس انفارمیشن بیورو، وزارت برائے اطلاعات ونشریات، حکومت ہند کی تہہ دل سے ممنون ومشکور ہے، ساتھ ہی وی سریش، پی جی ٹی زیولوجی، سری ودھیا میٹریکولیشن ہائیر سیکنڈری اسکول، اتن گری، تمل ناڈو؛ ایل چکرورتی، فوٹو گرافر، اتن گری، تمل ناڈو کی بھی ممنون ہے جن کی تیار کردہ تصاویر اس درسی کتاب میں استعمال کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف فوٹوگراف جو ہمیں آر۔سی۔ داس، فوٹوگرافر، سی آئی ای ٹی، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی نے فراہم کروائے، بعض تصاویر بزنس اینڈ اکنامکس، بزنس ورلڈ اور بزنس ٹوڈے میگزین کے مختلف شماروں سے حاصل کی گئی ہیں، کونسل ان میگزینوں اور ان افراد کی شکر گزار ہے جن کے پاس ان کے کاپی رائٹ محفوظ ہیں۔

کونسل پبلی کیشن ڈپارٹمنٹ (این سی ای آر ٹی) کے تمام اسٹاف ممبران کی بھی مشکور ہے جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں حصہ لیا۔

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

تمہید

ہَم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بَھارَت کو ایک مقتَدر، سماَج وَادی، غیر مَذہَبی عَوامی جَمہُوریَہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا تیقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''مقتدر عوامی جمہوریہ'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

2۔ آئینی (بیالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ''قوم کے اتحاد'' کی جگہ (3-1-1977 سے)

اساتذہ وطلبا کے لیے نوٹ

گزشتہ کتاب میں ہمارا مقصد سماجیات کو متعارف کرانا تھا۔ وہاں ہم نے سماجیات کے ارتقا پر بحث کی تھی جو اس شعبہ کی کلید ہے یعنی سماج کے مطالعہ کا آلہ اور طریقۂ کار ہے۔ سماجیات میں معاشرے کو سمجھنے کا مرکزی پہلو فرد اور معاشرے کے درمیان تعلقات کو سمجھنے کا ہے کہ سماج میں کہاں تک فرد کو اظہارِ آزادی ہے اور کس حد تک وہ مجبورِ محض ہے؟

اس کتاب میں ہم اِس حقیقت کو تلاش کریں گے کہ سماجی ڈھانچہ، سماج اور سماجی طریقۂ کار میں کہاں بہتر تال میل ہے۔ ہم یہ سمجھنے کی بھی کوشش کریں گے کہ سماجی ڈھانچے میں افراد اپنے مجموعے سے کیسے منسلک رہتے ہیں۔ اور ان کا کیا ردِعمل ہوتا ہے؟ یہ سماجی طریقۂ کار کی ابتدا کیسے کرتے ہیں؟ یہ باہمی معاونت کیسے کرتے ہیں، مسابقت کرتے ہیں اور اختلاف کرتے ہیں؟ مختلف معاشروں میں مختلف انداز میں باہمی معاونت، مسابقت اور اختلاف کیوں کرتے ہیں؟ سماجیات کے بنیادی سوال تک پہنچنے کے لیے ہم نے پچھلی کتاب میں دیکھا کہ ہم ان طریقوں کو فطری اور تبدیل ہوتے نہیں دیکھتے۔ بلکہ یہ سماجی تانے بانے سے جڑا ہے۔ ہم اسے قبول نہیں کرسکتے کہ naturalist وضاحت جو بتاتی ہے کہ انسان فطری طور پر مسابقتی یا فطری طور پر ہی جھگڑالو مزاج واقع ہوا ہے۔

سماجی بناوٹ اور سماجی طریقۂ کار کا یہ تصور اِس حقیقت کی طرف متوجہ کرتا ہے کہ سماج میں تبدیلی کے نشانات ہیں۔ کچھ چیزیں جیسی ہیں ویسی ہی رہ جاتی ہیں اور کچھ چیزیں بدل جاتی ہیں۔ گاؤں اور شہروں کے معاشرے میں مستقل طور پر ایک نظم وضبط اور تبدیلی کو بہتر طریقے سے دیکھتے ہیں۔ سماج اور ماحول کے بنیادی تعلقات کو آگے بڑھ کر دیکھتے ہیں۔ عصری ترقیات ہمارے ماحول کے سماجیاتی فہم میں اضافہ کرتی ہیں۔

پچھلی کتاب میں ہم نے سماجیات کے ارتقا اور تجدّد پسندی کو سمجھنے کی کوشش کی۔ یہاں ہم کچھ مغربی اور ہندوستانی مفکرین کے بنیادی تصورات کو سمجھتے ہیں جن کا تعلق جدید سماج کے عمل اور ڈھانچے سے ہے۔ اس نظریے کو ان تمام نظریات کے ساتھ پیش کرنا ممکن نہیں ہے۔ ہمارا مقصد یہاں ان مفکروں کی نظریات کی وسعت اور اہم پہلوؤں پر روشنی ڈال کر ان کی اہمیت کو سمجھنا ہے۔ مثلاً کارل مارکس کے طبقاتی جدوجہد کے نظریات کو سمجھیں۔ اسی طرح ایمل ڈرکیمس کے نظریات جو محنت کی تقسیم اور میکس ویبر کے نوکرشاہی کے نظریات کو سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح جی۔ ایس۔ گھورے کے نظریات جو نسل اور طبقے پر ہیں۔ ڈی۔ پی۔ مکرجی کے نظریات

© NCERT not to be republished

جوروایت اور تبدیلی پر ہیں۔اے۔آر۔ڈیسائی کا نظریہ اسٹیٹ پر ہے۔اور ایم۔این۔سری نواس کا نظریہ گاؤں سے متعلق ہے۔ہم ان سب ہی نظریات سے متعارف ہوں گے سماجیات میں تنقیدی نظریہ کے علاوہ دوسرے اور متنازعہ نظریے بھی پائے جاتے ہیں۔ سماجیات سماج کے بارے میں مختلف خیالات ہیں جنھیں بحث ومباحثہ کے ذریعہ مفید طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔بحث ومباحثہ کسی واقعہ کو بہتر طریقے سے سمجھنے میں معاون ہوتا ہے۔

سماجیات کے رویےّ سوالیہ اور قدرتی رویہ کے رجحان کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ درسی کتاب قارئین کو لگاتار یہ واضح کرتی ہے کہ سماج میں اور ہمارے ساتھ بحیثیت ایک فرد کے کیا ہورہا ہے۔ایک کسی دوسرے کے بغیر کچھ کام نہیں کرسکتا اسی لیے درسی کتاب میں دی گئی سرگرمی درسی اشیا کا ایک اہم جُزو ہے۔درسی اشیا اور سرگرمی مل کر ایک مجموعہ بناتے ہیں۔ایک کے بغیر دوسرے کو نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس کا مقصد سماج کے بارے میں بنی بنائی معلومات فراہم کرنا نہیں ہے بلکہ سماج کو سمجھنے میں تعاون کرنا ہے۔

سماج بذات خود مختلف اور غیر مساوی ہے۔یہ درسی کتاب اس پیچیدگی کو ہر ایک سبق میں واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔مثال اور سرگرمی دونوں ہی اس شدت کو درسی کتاب میں لانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس لیے سرگرمی درسی کتاب کا ایک اہم جُز ہے، پھر بھی درسی کتابوں کی طرح یہ بھی ایک ابتدا ہے اور بہت ساری اشتعال انگیز مشغلے اور سیکھنے کی روش درجہ میں ہوگی۔طلبا اور اساتذہ بیشتر طریقوں سے اِن سرگرمیوں اور مثالوں کے بارے میں خود غور وفکر کرسکتے ہیں۔ اور درسی کتاب کو مزید بہتر اور دلچسپ بنانے میں مشورے بھی دے سکتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

فہرست

پیش لفظ iii

اساتذہ و طلبا کے لیے نوٹ ix

باب 1

- تعارف 1
- سماجی ڈھانچہ اور طبقاتی ترتیب و تقسیم 2
- سماجیات میں معاشرتی عوامل کو سمجھنے کے دو طریقے 7
- تعاون اور تقسیم کار 12
- مقابلہ اور زور آزمائی: بطور ایک تصور اور عمل 14
- ٹکراؤ اور باہمی تعاون 16
- خلاصہ 20

باب 2

- سماجی تبدیلی 26
- ماحول 30
- ٹکنالوجی اور معیشت 31
- سیاست 33
- ثقافت یا تہذیب 34
- سماجی نظم 37
- غلبہ، اقتدار و اختیار اور قانون 39
- حجت بازی، جرم اور تشدد 41

© NCERT not to be republished

- سماجی نظم اور گاؤں: قصبہ اور شہر میں تبدیلی 42
- دیہی علاقوں میں سماجی نظم اور سماجی تبدیلی 44

باب3

- ماحول کے بڑے بڑے مسائل اور خدشات 63
- وسائل کا خاتمہ 63
- آلودگی 64
- کرّہ ارض کی حرارت میں اضافہ 66
- تولیدی اعتبار سے تبدیل شدہ جاندار چیزیں (جانور اور نباتات کی تبدیل شدہ نسلیں) 67
- قدرتی اور انسانی کی پیدا کردہ ماحولی تباہ کاریاں 67
- ماحولی مسائل سماجی مسائل بھی کیوں ہوتے ہیں؟ 67
- بارش نہیں لیکن برف اور پانی کے پارک ہیں 68
- شہری ماحول: کہانی دو شہروں کی 71

باب4

- سماجیات کا پسِ منظر 75
- روشن خیالی کا دور 76
- انقلابِ فرانس 76
- صنعتی انقلاب 77
- طبقاتی جدوجہد 81
- سماجیات پر درکھیم کا تصور 85
- سماج میں محنت کی تقسیم 86
- میکس ویبر اور توضیحی سماجیات 89
- افسر شاہی 91

© NCERT not to be republished

باب5

- ذات اور نسل کے بارے میں گھوُ رے کے خیالات 100
- روایت اور تبدیلی پر ڈی۔ پی۔ مکھرجی کے خیالات 104
- ریاست کے موضوع پر پرائے، آر۔ڈیسائی کے خیالات 108
- گاؤں کے بارے میں ایم۔این۔سری نواس کے خیالات 112
- خلاصہ 114

© NCERT not to be republished

بھارت کا آئین

حصہ III (دفعہ 12 سے 35)

(بعض شرائط، چند مستثنات اور واجب پابندیوں کے ساتھ)

بنیادی حقوق

کے ذریعہ منظور شدہ

حق مساوات

- قانون کی نظر میں اور قوانین کا مساویانہ تحفظ
- مذہب، نسل، ذات، جنس یا مقام پیدائش کی بنا پر عوامی جگہوں پر مملکت کے زیر انتظام
- سرکاری ملازمت کے لیے مساوی موقع
- چھوت چھات اور خطابات کا خاتمہ

حق آزادی

- اظہار خیال، مجلس، انجمن، تحریک، بود و باش اور پیشے کا
- سزا کے جرم سے متعلق بعض تحفظات کا
- زندگی اور شخصی آزادی کے تحفظ کا
- 6 سے 14 سال کی عمر کے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم کا
- گرفتاری اور نظر بندی سے متعلق بعض معاملات کے خلاف تحفظ کا

استحصال کے خلاف حق

- انسانوں کی تجارت اور جبری خدمت کی ممانعت کے لیے
- بچوں کو خطرناک کام پر مامور کرنے کی ممانعت کے لیے

مذہب کی آزادی کا حق

- آزادی ضمیر اور قبولِ مذہب اور اس کی پیروی اور تبلیغ
- مذہبی امور کے انتظام کی آزادی
- کسی خاص مذہب کے فروغ کے لیے ٹیکس ادا کرنے کی آزادی
- کلی طور سے مملکت کے زیر انتظام تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم یا مذہبی عبادت کی آزادی

ثقافتی اور تعلیمی حقوق

- اقلیتوں کی اپنی زبان، رسم خط یا ثقافت کے مفادات کا تحفظ
- اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے کے قیام اور ان کے انتظام کا حق

قانونی چارہ جوئی کا حق

- سپریم کورٹ یا کورٹ کی جانب سے ہدایات، احکام یا رٹ کے اجرا کو تبدیل کرانے کا حق